151883 ـ دوران عدت نكاح كيا اور دو بار طلاق بھی دی كيا تجديد نكاح سے طلاق ساقط ہو جائيگی ؟

سوال

میں نے ايك نئی مسلمان ہونے والی عورت سے شادی اور شادی كے پانچ ماہ بعد مجھے علم ہوا كہ اس نے تو مجھ سے قبل بھی ايك شخص سے شادی كر ركھی تھی اور اس نے طلاق دے دی، اور ميری شادی اس كی عدت كے دوران ہوئی ہے، كيونكہ پہلے شخص سے طلاق كو ابھی ايك ماہ ہی ہوا تھا اس ليے كہ نئی نئی مسلمان ہوئی تھی اسے علم نہيں تھا كہ عدت كے دوران شادی كرنا حرام ہے، اور مجھے بھی اس نے نہيں بتايا تھا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
اب ہم پر كيا واجب ہوتا ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ پانچ ماہ كے دوران ميرے ليے بہت سارى مشكلات پيدا ہوئيں اور ميں نے اسے دو بار طلاق بھی دی اور ہر بار رجوع كر ليا، اب وہ ميرے ساتھ ہے كچھ علماء نے مجھے فتوى ديا ہے كہ تم نكاح كی تجديد كرو، تو كيا تجديد نكاح كی صورت ميں پہلی دو طلاقيں شمار ہونگی يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

اگر وہ عورت كسی كافر سے شادی شدہ تھی اور مسلمان ہو گئی تو وہ عورت مسلمان ہونے كی بنا پر كافر پر حرام ہو جائيگی ان دونوں كے مابين عليحدگی كرا دی جائيگی، اور اس سے طلاق كی ضرورت نہيں ہوگی، اس كی عدت اسلام قبول كرنے كے وقت سے شروع ہوگی، اگر وہ شخص عدت ختم ہونے تك مسلمان نہ ہو تو وہ عورت اس سے بينونت صغرى حاصل كرےگی، اور اس عورت كے ليے كسی دوسرے شخص سے شادی كرنا جائز ہوگا.

مزيد آپ سوال نمبر (109194) اور (114722) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اس بنا پر اگر معاملہ ايسا ہی ہو اور عورت نے اپنی عدت پوری ہونے پر جو كہ اسلام قبول كرنے سے شروع ہوئی تھی شادی كی تو آپ سے شادی كرنے ميں كوئی اشكال نہيں.

ليكن اگر آپ سے شادی اس عدت ميں ہوئی يا پھر اس عورت كی كسی مسلمان شخص سے شادی ہوئی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی تو آپ نے عدت ميں اس سے شادی كر لی تو يہ نكاح باطل ہے صحيح نہيں ہوگا، آپ كے ليے اب اس سے عليحدگی كرنا لازم ہے.

اور اس عورت کو درج ذیل امور کرنا ہونگے:

- پہلی عدت پوری کریگی، اور آپ کے ساتھ جتنا عرصہ رہی ہے وہ شمار نہیں کیا جائیگا، اگر اس کو ایک حیض پہلے آچکا تھا تو باقی دو حیض عدت پوری کریگی.

- وہ آپ سےوطئ کی دوسری عدت تین حیض بھی پوری کریگی، بعض اہل علم نے راجح یہی کہا ہے کہ اگر دوسرا شخص ہی اس سے شادی کریگا تو وہ دوسری عدت پوری نہیں کریگی.

مزید آپ الشرح الممتع (13 / 387) کا مطالعہ کریں.

اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں عمدا اور جان بوجھ کر شادی کرے تو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جائیگی، اور قاضی کو بطور تعزیر اس قول پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے.

دوم:

اس باطل نکاح میں دی گئی طلاق شمار نہیں ہوگی، اس لیے اگر آپ اس کی پہلی عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان ولی اور دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں آپ سے شادی قبول کرتی ہے تو یہ نیا نکاح ہوگا، اور باطل نکاح میں دی گئی دونوں طلاقیں شمار نہیں ہونگی.

اور اگر عورت کا کوئی ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں میں سے شرف و مرتبہ رکھنے والا شخص مثلا اسلامك سینٹر کا امام ولی بن کر اس کی شادی کریگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح کی تین قسمیں ہیں: ایك قسم کے صحیح ہونے پر تو سب متفق ہیں، اور ایك قسم کے باطل ہونے پر سب متفق ہیں، اور ایك قسم میں اختلاف پایا جاتا ہے.

جس قسم کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع ہونے میں مسلمانوں میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا.

جس قسم کے باطل ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ نکاح خود باطل ہے، اور طلاق نکاح کی فرع ہے، اس لیے جب نکاح ہی باطل ہو تو کوئی طلاق نہیں، مثلا اگر لاعلمی میں کوئی شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے تو یہ نکاح بالاجماع باطل ہے، اس میں طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اسی طرح اگر کوئی عورت عدت کی حالت میں شادی کر لے تو اس نکاح میں بھی طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ

علماء کا اتفاق ہے کہ عدت والی عورت کا عدت میں نکاح جائز نہیں.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا عزم مت کرو البقرۃ (235). انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 24).

واللہ اعلم .